کشف المعارف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف کے مضامین کی عنوان وار ترتیب

WWW.NAFSEISLAM.COM

مرتبہ

عنایت عارف

معاون

محمد علی عارف

کشف المعارف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف کے مضامین کی عنوان وار ترتیب

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مرتبہ

عنایت عارف

معاون

محمد علی عارف

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
اردو بازار لاہور

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جملہ حقوق محفوظ

بار اول جون 2002ء

محمد فیصل نے
تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت -/250 روپے

بظاہر علوم شرعیہ کے مخالف ہو تو دیکھنا چاہیے کہ اس کا کہنے والا کون ہے؟ اگر ملحد و زندیق ہو تو اس کو رد کرنا چاہیے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہ کرنا چاہیے۔ اگر اس کلمے کا کہنے والا مسلمان ہو۔ خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہو تو اس کی اصلاح میں کوشش کرنا چاہیے اور اس کے واسطے محمل صحیح پیدا کرنا چاہیے یا اس کے کہنے والے سے اس کا حل طلب کرنا چاہیے اگر اس کے حل کرنے میں عاجز ہو تو اس کو نصیحت کرنا چاہیے اور نرمی کے ساتھ امر معروف اور نہی منکر کرنا چاہیے کیونکہ اجازت و قبولیت کے نزدیک ہے۔

حقیقت محمدی حصہ دوم ۔ (مکتوب ۱۲۷ دفتر سوم) (اس کا ایک حصہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس سے تسلسل قائم کریں) حقیقت محمدی جو ظہور اصل اور حقیقت الحقائق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام کے حقائق اور کیا ملائکہ سب اس کے اظلال کی مانند ہیں اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا"

اور فرمایا کہ "میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے" پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت ﷺ کے واسطے کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا جس طرح آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کے ہر فرد سے افضل ہیں اسی طرح کل ہونے کی حیثیت سے کل سے افضل ہیں اس لیے کہ اصل کو اپنے ظل پر فضیلت ہے۔

انبیاء سے فضیلت ۔ (مکتوب ۱۲۲ دفتر سوم) اگر امتوں میں سے کوئی فرد اپنے پیغمبر کی طفیل و تبعیت کے باعث بعض پیغمبروں سے اوپر چلا جائے تو خادمیت اور تبعیت کے طور پر ہو گا کیونکہ معلوم ہے خادم اور طفیلی ہر وقت طفیلی ہے۔ جو کچھ آخر کار مراتب ظلال کے طے کرنے کے بعد اس فقیر پر منکشف ہوا ہے یہ ہے کہ حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے اس حب کا تعین اور ظہور ہے جو ظہورات کا مبداء اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے " میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا۔"

اور اول وہ چیز جو اس پوشیدہ خزانے سے میدان ظہور میں آئی یہی حب ہے جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے۔۔۔ اگرچہ حب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں راسخ اور مستقر رہتا۔ حدیث میں ہے "اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا" باریک نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس تعین کا مرکز حب ہے جو حقیقت محمدی ہے اور اس کا محیط (جو صورت مثال میں دائرہ کی طرح ہے اور اس مرکز کے ظل کی مانند ہے) خلت ہے جس کو حقیقت ابراہیمی کہتے ہیں پس جب اصل ہے اور خلت اس کے ظل

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی طرح اور یہ مجموعہ مرکز و محیط ایک دائرہ ہے-- اس لیے حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت حبیب اللہ علیہ وسلم کا واسطہ اور وسیلہ طلب کیا ہے اور یہ آرزو فرمائی ہے کہ ان کی امت میں داخل ہوں۔

غذا-(مبداء معاد) لذیذ چیزیں کھاؤ جو ہم نے بطور رزق (طیبہ) مقرر کی ہیں بشرطیکہ بذریعہ عبادت اسے مخصوص اور درست کرلو- اگر تم اسے درست نہ کرو بلکہ لہو ولعب میں مشغول ہو تو ملذ ذ اشیاء کا استعمال نہ کرو کیونکہ تم مرض باطنی میں مبتلا ہو اور ملذ ذ اشیاء تمہارے لیے زہر قاتل ہیں جب تم سے مرض زائل ہو جائے تو پھر تمہارے لیے ملذ ذ اشیاء کا استعمال درست ہو سکتا ہے -صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ طلب شکر کو ملحوظ رکھتے ہوئے طیبات سے مراد لذیذ اشیاء ہیں-

گناہ اور معرفت-(مبداء معاد) بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اسے گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا- یعنی وہ گناہ جو خدا شناسی حاصل ہونے سے پہلے سرزدہ ہوئے تھے کیونکہ اسلام تمام ان باتوں کو قطع کر دیتا ہے جو اس سے پہلے ظہور میں آئی ہوں- اسلام کی حقیقت سے مراد صوفیہ کے طریقے کے موافق فنا و بقا حاصل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی شناخت کا حاصل ہونا ہے- سوایسی خداشناسی ان تمام گناہوں کو جو اس سے پہلے سرزدہ ہوئے ہیں زائل کر دیتی ہے- یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں گناہ سے مراد وہ گناہ ہوں جو اس معرفت کے بعد سرزد ہوئے ہوں اور ان سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ اولیاء اللہ کبیرہ گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں- صغیرہ گناہ اس واسطے نقصان نہیں دے سکتے کہ انہیں چھپایا گیا اور جس وقت کوئی صغیرہ ظہور میں آتا ہے اس وقت توبہ استغفار سے اس کا تدارک کیا جاتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کے یہ معنی ہوں کہ خداشناسی (معرفت) کے بعد اس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا-

کیونکہ جب گناہ صادر ہی نہ ہو گا تو نقصان کیونکر پہنچا سکے گا- ملحدوں نے اس عبارت کے جو بھی معنی نکالے ہیں کہ عارف کے لیے گناہوں کا ارتکاب وسیع ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے- یہ محض باطل اور صریح بے دینی ہے- یہ لوگ شیطانی گروہ ہیں اور شیطانی گروہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں- اللہ تعالیٰ سے ہم امید کرتے ہیں کہ حقیقت اسلام سے واقف عارف کو خداشناسی حاصل ہونے سے پہلے کے گناہ نقصان اور تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے خواہ وہ گناہ مظالم اور حقوق العباد کے متعلق ہی کیوں نہ ہوں ظاہر ہے کہ مطلق اسلام سے مظالم اور حقوق العباد کے سوا باقی گناہ منقطع ہو جاتے ہیں کسی چیز کی حقیقت اور اس کی کمالیت میں اضافہ ہوتا ہے نہ کہ اس کے مطلق کے لیے-